85162 ـ عليحده فليٹ ہونے كے باوجود سسرال والوں كے ساتھ رہتى ہے

سوال

ميرى ہى نہيں بلكہ اكثر باپرد خواتين كى حالت بھى يہى ہے، ہم اپنے خاوندوں كے ساتھ ايك ہى گھر ميں خاوند كے خاندان كے ساتھ رہائش ركھتى ہيں، جہاں خاوند كے دوسرے بھائى بھى رہتے ہيں، اور پھر گھريلو كام كاج كے ليے كوئى ملازمہ بھى نہيں ہوتى، حالانكہ گھريلو كام كاج بہت شاق اور مشكل ہوتاہے، اور پھر گھر ميں ہمارے خاوند كے چچا اور ماموں كو بغير اجازت داخل ہونے كى ممانعت بھى نہيں ہے، گھر كھلا رہتا ہے جب كوئى آنا چاہے بغير اجازت داخل ہو جاتا ہے، اور اگر ہم بالكونى كى صفائى كريں تو ہميں پڑوسى اور گلى ميں ہر كوئى ديكھ سكتا ہے.
كيا ہم گھر سے باہر نكلتے وقت ہى نقاب اور پردہ كريں، يا كہ صبح و شام گھر ميں بھى پردہ اور نقاب كے ساتھ رہنا ہو گا ؟
يہ علم ميں رہے كہ سارا دن گھر ميں ايسے رہنا بہت مشكل ہے، ميرا عليحدہ فليٹ تو ہے ليكن ہم وہاں صرف سونے كے ليے جاتے ہيں، ميں اپنے ديور اور ساس كے ساتھ رہتى ہوں ہم عليحدہ رہائش ركھ سكتے ہيں ليكن ميرا خاوند عليحدہ نہيں رہنا چاہتا، برائے مہربانى يہ بتائيں كہ مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جن حالات ميں فتنہ و فساد كا خدشہ ہو وہاں پردہ اور نقاب كى تو اور بھى تاكيد ہو جاتى ہے، اور خاص كر جب ايك بڑا خاندان ايك ہى گھر ميں رہتا ہو جس ميں خاوند كے بھائى يا چچا اور ماموں كے بيٹے بھى ہوں، يہ سب كچھ شرم و حياء كو ختم كرنے كا باعث بنتا ہے، اور اس كے ساتھ ساتھ شيطان نفسانى طمع و لالچ كو اور بھى زيادہ ملمع سازى كر كے پيش كرتا ہے.

اس ليے عورت كو ان حالت ميں اپنے چہرے كے پردے كا بہت خيال كرنا چاہيے، وہ اپنے غير محرم كے سامنے چہرہ ننگا مت كرے، بلكہ اگر اس سلسلہ ميں اسے مشقت بھى اٹھانى پڑے كو كوئى بات نہيں.

ہمارى اسى ويب سائٹ اس سوال سے ملتے جلتے سوال كا جواب موجود ہے جس ميں بيان ہوا ہے كہ پردہ كرنا واجب ہے، اس ليے آپ مزيد استفادہ كے ليے ان سوالات كے جوابات كا مطالعہ كر سكتى ہيں مثلا: سوال نمبر (6408) اور (13261) اور (40618) اور (47764) اور (52814).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا خاوند کے بھائی کا یا پھر بہنوئی اور چچا یا ماموں یا خالہ وغیرہ کے بیٹوں کا مسئلہ تو یہ سب عورت کے محرم نہیں بنتے، اور انہیں حق حاصل نہیں کہ وہ اس عورت کا چہر دیکھ سکیں، اور اسی طرح عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان سب کے سامنے اپنا پردہ اتارے، کیونکہ اس میں تو فتنہ و خرابی پیدا گی.

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کیا کرو، تو ایک شخص نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ذرا خاوند کے رشتہ دار مرد کے بارہ میں بتائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دیور تو موت ہے " متفق علیہ.

یہاں " الحمو " سے مراد خاوند کا بھائی اور خاوند کا چچا وغیرہ مراد ہیں، کیونکہ یہ گھر میں بغیر کسی شك و شبہ کے داخل ہوتے ہیں، لیکن خاوند کے قریبی رشتہ دار ہونے کی بنا پر محرم نہیں شمار نہیں ہونگے.

اس لیے کسی بھی عورت کو ان افراد کے سامنے اپنی زیبائش والی جگہیں یعنی چہرہ وغیرہ ننگا کرنا جائز نہیں، چاہے یہ بہت ہی زیادہ نیك و صالح بھی ہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زیائش والی اشیاء کے اظہار کے لیے صرف محرم مرد کی شرط لگائی ہے، نہ کہ دیور اور خاوند کا چچا اور خاوند کے چچا کا بیٹا وغیرہ.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں فرمایا ہے:

" کوئی بھی شخص کسی بھی عورت کے ساتھ اس کے محرم مرد کے بغیر خلوت مت کرے "

یہاں محرم سے مراد وہ مرد ہوگا جو نسب یا پھر سسرالی یا رضاعت کی بنا پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے، مثلا باپ بیٹا بھائی، اور چچا، یا جو ان کے قائم مقام ہوتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں شیطان انہیں گمراہ کر کے ان میں فتنہ و فساد پیدا نہ کر دے اور معصیت و نافرمانی کو مزین کر کے وسوسہ ڈال کر غلط اور فحش کام کی طرف نہ لے جائے.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" جو مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے "

امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں اسے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

جن علاقوں میں اس کے خلاف رواج ہے اور ان کی عادت ہے کہ ان کے خاندان میں ایسا ہی ہوتا ہے تو انہیں اپنی اس غلط عادت کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ اسے ختم کرنے میں ہی عزت کی حفاظت ہوگی، اور پھر نیکی و تقوی کے امور میں ایك دوسرے سے تعاون بھی ہوگا.

اور یہی نہیں بلکہ اس عادت کو مٹا کر صحیح راہ اپنانے میں ہی اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تنفیذ ہو سکتی ہے، انہیں چاہیے کہ وہ اسے ختم کر کے اللہ سبحانہ و تعالی سے توبہ و استغفار کریں، اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور اسی پر قائم رہیں.

انہیں حق قائم کرنے اور باطل کو ختم کرنے میں کسی بھی قسم کی ملامت کا ڈر نہیں ہونا چاہیے، اور کسی آدمی کا استہزاء اور مذاق اور آوازے کسنا اسے سنت کے مطابق اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے سے مت روکے.

کیونکہ مسلمان شخص پر تو مکمل و رضا و رغبت کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی کی شریعت پر عمل کرنا واجب ہے کہ اسے سرانجام دینے پر اجروثواب ہوگا، اور عمل نہ کرنے پر اللہ تعالی سزا دےگا، چاہے اس میں اس کا قریب ترین اور محبوب ترین شخص بھی مخالفت کرے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (4/256- 258).

خاوند کو یہی نصیحت ہے کہ وہ اپنے خاندان سے علیحدہ اور مستقل رہائش کی کوشش کرے، اور اس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی اور سستی سے کام مت لے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے کل روز قیامت اس سے اس کی ذمہ داری اور رعایا کے بارہ سوال کرنا ہے، اور اسے اپنی رعایا کی حفاظت کرنا واجب قرار دیا ہے، اسے اس کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے بھائیوں اور خاندان کے ساتھ ایك ہی گھر میں رہنے پر اصرار نہیں کرنا چاہیے.

خاوند بیوی کو اپنے بہن بھائیوں اور والدین کے ساتھ رکھنے کا حق نہیں رکھتا، بلکہ خاوند پر واجب ہے کہ جب بیوی علیحدہ رہائش کا مطالبہ کرے تو وہ اسے علیحدہ اور مستقل رہائش میں رکھے، اس کی تفصیلات میں آپ علماء کرام کے اقوال سوال نمبر (7653) میں دیکھ سکتی ہیں.

سوال میں آپ نے جو حالات بیان کیے ہیں وہ برائی اور منکرات سے خالی نہیں ہو سکتے، کیونکہ عورت کے صبح سے شام تك پردہ کرنا چاہے گھر میں ہی ہو مشکل ہے، اور اس طرح تو وہ گھر کے کام کاج بھی نہیں کر سکتی، اس لیے چہرہ اور ہاتھ وغیرہ تو ضرور ننگا کرنا پڑیں گے، اور اس طرح دیور اور گھر موجود دوسرا غیر محرم شخص

اسے دیکھ لےگا حالانکہ عورت کے لیے ان کی موجودگی میں پردہ اتارنا جائز نہیں ہے.

اس لیے خاوند اپنی پر اسے لازم مت کرے کہ وہ ایسا ضرور کرے، کیونکہ اس طرح اس کے ایمان میں کمی ہو جائیگی اور پھر آہستہ آہستہ اس سے شرم و حیاء جاتی رہےگی جس کا ذمہ دار خاوند ہوگا اور اسے کل روز قیامت اپنی اس ذمہ داری اور رعایہ کا جواب دینا ہے.

آپ نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ کا اپنا خاص فلیٹ ہے تو پھر خاوند کو آپ کے ساتھ حسن سلوك اور حسن معاشرت کرنے میں کیا مانع ہے اور آپ کی حفاظت کرنے میں کیا چیز روکتی ہے.

آپ سارا دن اپنے سسرال والوں کے ساتھ رہیں اور رات اپنے فلیٹ میں چلی جاتی ہیں، اس کے بدلے اسے اس میں کا چیز مانع ہے کہ آپ دن رات اپنے فلیٹ میں رہیں، کیونکہ سسرال کے ساتھ رہنے میں آپ کو مشقت اور مشکلات درپیش ہیں.

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کے خاوند کو اس کی ہدایت دے اور ایسا کام کرنے کی توفیق نصیب کرے جس میں آپ دونوں کے لیے دین و دنیا و آخرت کی بھلائی ہے.

واللہ اعلم .